پاکستان میں قیامت خیز زلزلہ چند نکات

☆ وَمَآ اَصَابَکُمۡ مِّنۡ مُّصِیۡبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ وَیَعۡفُوۡ عَنۡ کَثِیۡرٍ (شوریٰ:30)

☆ ظَھَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ بِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِی النَّاسِ لِیُذِیۡقَھُمۡ بَعۡضَ الَّذِیۡ عَمِلُوۡا لَعَلَّھُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ (الروم:41)

☆ وَلَنُذِیۡقَنَّھُمۡ مِّنَ الۡعَذَابِ الۡاَدۡنٰی دُوۡنَ الۡعَذَابِ الۡاَکۡبَرِ لَعَلَّھُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ (السجدة:21)

☆ 8/اکتوبر 2005ء بمطابق 3/رمضان 1426ھ کو پاکستان میں قیامت خیز زلزلہ آیا لاکھوں افراد ہلاک ہوئے، لاکھوں زخمی و معذور، لاکھوں بے گھر، لاکھوں بے سہارا، لاکھوں بے روزگار۔ بلاشبہ یہ آفت ایک قیامتِ صغریٰ کا نقشہ ہے۔

☆ زلزلہ کے حوالے سے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر ایک بحث جاری ہے جو سوالات پیدا ہو رہے ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں:

1- یہ آفت اللہ کا عذاب ہے یا محض ارضیاتی تبدیلیوں کا نتیجہ؟

2- اگر یہ عذاب ہے تو اس کے آنے کی وجہ کیا ہے؟ 3- دنیا تو دارالامتحان ہے دارالجزاء نہیں، کیا یہاں عذاب آسکتا ہے؟

4- وہ کون سے برے اعمال ہیں کہ جن کی وجہ سے ایسے عذاب نازل ہوتے ہیں؟

5- یہ عذاب لاہور، کراچی اور اسلام آباد والوں پر کیوں نہیں آیا جہاں سب سے زیادہ عیاشیاں ہوتی ہیں؟

6- بچوں اور نیک لوگوں پر یہ عذاب کیوں آیا؟ 7- آخر پاکستان پر ہی اس عذاب کا نزول کیوں ہوا؟

سوالات کے جوابات

1- یہ آفت اللہ کا عذاب ہے یا محض ارضیاتی تبدیلیوں کا نتیجہ؟

ماضی میں بھی جب اقوام پر اس طرح کی آفات آتی تھیں تو کہا جاتا تھا:

قَدۡ مَسَّ اٰبَآئَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ۔۔۔ پہنچ چکی ہے ہمارے باپ دادا کو بھی تکلیف اور خوشی (الاعراف:95)

آج بھی کہا جا رہا ہے کہ: (i) یہ ارضیاتی تبدیلیوں کا نتیجہ ہے

(ii) یہ زیرِ زمین کیمیائی مادّوں کے باہم تعامل (reaction) کا نتیجہ ہے

(iii) زیرِ زمین پلیٹیں اپنے مقام سے ہلتی ہیں تو زلزلے آجاتے ہیں

- بلاشبہ زلزلہ کی آمد کے کچھ ظاہری اسباب ہوتے ہیں لیکن قرآنِ مجید ہمیں بار بار بتاتا ہے کہ اس دنیا پر کوئی آفت صرف اور صرف اللہ کے حکم ہی سے آتی ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ ایک پتا بھی اللہ کے حکم کے بغیر نہیں ہل سکتا تو زمین کی مجال:

مَآ اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَۃٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ (تغابن:11)

مَآ اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَۃٍ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّبۡرَاَھَا (حدید:22)

کوئی مصیبت نہیں پہنچتی زمین میں اور نہ تمھاری جانوں میں مگر اس سے پہلے ہمارے پاس ایک کتاب میں درج ہے۔

2- اگر یہ عذاب ہے تو اس کے آنے کی وجہ کیا ہے؟

- قرآن مجید میں ہمیں رہنمائی ملتی ہے کہ دنیا میں مصائب یا آفات انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے آتے ہیں

۔وَمَآ اَصَابَکُمۡ مِّنۡ مُّصِیۡبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ وَیَعۡفُوۡ عَنۡ کَثِیۡرٍ (شوریٰ:30)

اور نہیں پہنچتی تم کو کوئی مصیبت مگر وہ تمھارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے اور وہ اللہ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے

ظَہَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ بِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِی النَّاسِ لِیُذِیۡقَہُمۡ بَعۡضَ الَّذِیۡ عَمِلُوۡا لَعَلَّہُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ (الروم:41)

مَآ اَصَابَکَ مِنۡ حَسَنَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ ۫ وَمَا اَصَابَکَ مِنۡ سَیِّئَۃٍ فَمِنۡ نَّفۡسِکَ ؕ (نساء:79)

جو تمھیں بھلائی پہنچتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو تمھیں کوئی برائی پہنچے تو وہ تمھاری اپنے نفس کی وجہ سے ہے

3- دنیا تو دارالامتحان ہے دارالجزاء نہیں، کیا یہاں عذاب آسکتا ہے؟

- دنیا دارالامتحان ہے لیکن انفرادی اعتبار سے۔ دنیا میں ایک انسان کو اس کی نیکیوں یا برائیوں کی مناسبت سے سزا یا جزا دی بھی نہیں جا سکتی۔ اُسے تو بدلہ آخرت ہی میں ملے گا۔ اجتماعی اعتبار سے اللہ قوموں کو دنیا ہی میں اعمال کا ثواب یا عذاب دے دیتا ہے۔

فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے ~ کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

- نیک لوگوں کے بارے میں سورۃ آلِ عمران آیت 148 میں فرمایا :

فَاٰتٰہُمُ اللّٰہُ ثَوَابَ الدُّنۡیَا وَحُسۡنَ ثَوَابِ الۡاٰخِرَۃِ ۔۔ تو اللہ نے اُنھیں دنیا کا انعام بھی دیا اور اُن کے لئے آخرت میں بھی اچھا انعام ہے

- اسی طرح برے لوگوں کے بارے میں قرآنِ حکیم میں تقریباً 25 مقامات پر فرمایا گیا کہ ہم نے اُنہیں دنیا کے عذاب کا مزا چکھایا۔ مثال کے طور پر: وَاَتٰہُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَشۡعُرُوۡنَ (نحل:26)

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ؕ (نور:19)

بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے

فَاَخَذَتۡہُمۡ صٰعِقَۃُ الۡعَذَابِ الۡہُوۡنِ بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ (حٰم السجدۃ:17)

اُن کو آ پکڑا ایک جنگھاڑ نے، ایک ذلت والے عذاب نے بسبب اُس کمائی کے جو اُنہوں نے کمائی

4- وہ کون سے برے اعمال ہیں کہ جن کی وجہ سے ایسے عذاب نازل ہوتے ہیں؟

☆ انفرادی سطح پر: دنیا پرستی ...... زر پرستی...... اللہ، روح اور اُخروی زندگی کا یقین ختم ...... سارا زور کائنات، جسم اور دنیوی زندگی پر...... جس کا نتیجہ مادہ پرستی ...... غیر اسلامی معاشرت ...... ہندوانہ تمدن ورسومات ...... بے حیائی، جھوٹ، حرص، لالچ ......

☆ وہ برائیاں کہ جن کی وجہ سے آفات نازل ہوتی ہیں، ایک حدیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہیں :

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلِیہِ وسَلَّم اِذَا اتُّخِذَ الفَیْءُ دُوَلاً، ''جب مالِ فے کو ذاتی دولت سمجھا جانے لگے...... وَالْاَمَانَۃُ مَغْنَمًا، اور امانت غنیمت سمجھ کر دبالی جایا کرے...... وَالزَّکٰوۃُ مَغْرَمًا، اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے...... وَتُعُلِّمَ لِغَیْرِ الدِّینِ، اور تعلیم دین کے علاوہ (دنیا کے لئے) حاصل کی جائے ...... وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ، اور انسان اپنی بیوی کی اطاعت کرنے لگے...... وَعَقَّ اُمَّہٗ، اور ماں کو ستائے ...... ،وَاَدْنٰی صَدِیْقَہٗ، اور دوست کو قریب کرے......وَاَقْصٰی اَبَاہُ، اور باپ کو دور کرے...... وَظَھَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ، مسجدوں میں (دنیا کی باتوں کا) شور ہونے لگے......وَسَادَ الْقَبِیْلَۃَ فَاسِقُھُمْ، قبیلہ کے سردار نافرمان لوگ بن جائیں......وَکَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَھُمْ، گھٹیا لوگ قوم کے سردار ہو جائیں......وَاُکْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَۃَ شَرِّہٖ، انسان کی عزت اُس کی شرارتوں کے خوف سے کی جائے ...... وَظَھَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، گانے بجانے والی عورتیں اور گانے بجانے کے سامان کی کثرت ہو جائے ...... وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ، شرابیں پی جانے لگیں ...... وَلَعَنَ اٰخِرُ ھٰذِہِ الاُمَّۃِ اَوَّلَھَا ،اور بعد میں آنے والے لوگ امت کے پچھلے (نیک) لوگوں پر لعنت کرنے لگیں...... فَلْیَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِکَ رِیْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَۃً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا، تو اس زمانے میں سرخ آندھی اور زلزلوں کا انتظار کرو زمین میں دھنس جانے اور صورتیں مسخ ہو جانے اور آسمان سے پتھر برسنے کے بھی منتظر رہو ......وَاٰیَاتٍ تَتَابَعُ کَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْکُہٗ فَتَتَابَعَ ...... اور ان عذابوں کے ساتھ دوسری اُن نشانیوں کا بھی انتظار کرو جو پے در پے اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی لڑی کا تاگہ ٹوٹ جائے اور پے در پے دانے گرنے لگیں''۔(ترمذی)

اِس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے **15** ایسی برائیاں بیان فرمائی ہیں کہ جن کی وجہ سے اللہ کا عذاب مختلف صورتوں میں نازل ہو سکتا ہے۔

1- جب مالِ فے کو ذاتی دولت سمجھا جانے لگے : اِذَا اتُّخِذَ الفَیْءُ دُوَلاً

- مالِ فے کل کا کل بیت المال کا ہوتا ہے اور اِسے صرف اور صرف فقراء، مساکین اور ضرورت مندوں پر خرچ کیا جاتا ہے ۔قیامت کی علامات میں سے ہے کہ منصب دار مستحقین کے لئے مختص فنڈ کو اُن تک نہیں پہنچائیں گے بلکہ خود ہی استعمال کر لیں گے۔موجودہ دور میں غربت کے خاتمہ کے لئے مختص فنڈ، سرکاری ہسپتالوں اور تعلیمی اداروں کے لئے مختص فنڈ اور مستحقین کے لئے حاصل شدہ زکوٰۃ میں خورد برد کی برائی کسی سے پوشیدہ نہیں۔

- مشہور اکنامسٹ ڈاکٹر شاہد حسین صدیقی نے مورخہ 29 نومبر 2005ء کے روزنامہ جنگ میں شائع ہونے والے اپنے ایک کالم میں لکھا ہے کہ اقوامِ متحدہ کے ایک ذیلی ادارے کی رپورٹ کے مطابق اگر غربت کے خاتمے کے لئے پاکستان میں 100 روپے خرچ کئے

جاتے ہیں تو 15 روپے غریبوں تک پہنچتے ہیں۔

2- امانت غنیمت سمجھ کر دبا لی جایا کرے : وَالْاَمَانَۃُ مَغْنَمًا

- حدیثِ مبارکہ ہے لا ایمان لمن لا امانۃ لہٗ ۔ گویا امانت میں خیانت کرنے والے کا ایمان ہی معتبر نہیں۔ قیامت کی نشانی ہے کہ لوگ امانت کو اس طرح استعمال کریں گے جیسے اُنہیں غنیمت میں سے حصہ ملا ہے۔ سرکاری وسائل مناصب داروں کے پاس قوم کی امانت ہیں لیکن وہ اِن وسائل کو اپنی شاہ خرچیوں کے لئے بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔ بڑے بڑے وفود کے ساتھ غیر ملکی دورے، سرکاری خرچ پر حج اور عمرے، پلاٹوں کی تقسیم، قرضوں کی معافی، شاندار قسم کی گاڑیاں، اعلیٰ رہائشی وسفری سہولیات، سکیورٹی پر خرچ، دیگر مراعات، غیر ترقیاتی اخراجات صدر، وزیرِ اعظم، گورنرز، وزرائے اعلیٰ کی رہائش گاہوں پر، سرکاری خرچ پر علاج معالجے کی اعلیٰ سہولیات، من پسند افراد اور اداروں کے لئے بھاری بھاری گرانٹ، سرکاری سہولیات اور ساز و سامان کو گھروں میں پہنچا دینا۔

3 - زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے : وَالزَّکٰوۃُ مَغْرَمًا

- زکوٰۃ کا حساب لگا کر اُس سے زیادہ دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آج زکوٰۃ کو بوجھ سمجھا جاتا ہے اس کی ادائیگی سے بچنے کے لئے حیلے تلاش کیے جاتے ہیں۔ کاروباری حضرات اگر پوری زکوٰۃ دیں تو غربت میں خاطر خواہ کمی ہو سکتی ہے۔

4 - تعلیم دنیا کے لئے حاصل کی جائے : وَتُعُلِّمَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ

- ہماری اکثریت دینی نہیں صرف جدید علوم کے حصول کے لئے زندگی کا بڑا حصہ اور کثیر سرمایہ صرف کرتی ہے تا کہ اُس کے ذریعہ سے دنیا کمائی جا سکے۔ جو قلیل تعداد میں لوگ دینی علم حاصل بھی کرتے ہیں، اُن کا مقصد بھی اِس علم کے ذریعہ اپنی معاش کا سامان کرنا ہوتا ہے۔

5- انسان اپنی بیوی کی اطاعت کرنے لگے : وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ

- ہمارے مردوں کی اکثریت بیویوں سے دبتی ہے۔ حرام کمائی کی بڑی وجہ بیوی کی خواہشات کی تسکین ہے۔ چہرے پر سنت رسول ﷺ کا نہ ہونا بیوی کے خوف کی وجہ سے ہے۔ شادی بیاہ کے موقع پر غیر شرعی رسومات بھی عورتوں کے خوف کی وجہ سے انجام دی جاتی ہیں۔

اکبر کبھی ڈرے نہیں سلطاں کی فوج سے لیکن شہید ہو گئے بیگم کی لَوچ سے

- حدیثِ مبارکہ ہے کہ جب کسی معاشرے میں معاملات عورتوں کے ہاتھ میں چلے جائیں تو ایسے معاشرے میں مردوں کے لئے زمین کا پیٹ اُس کی پشت سے بہتر ہے۔

6 -انسان اپنی ماں کو ستائے : وَعَقَّ اُمَّہٗ

- مغربی تہذیب کے زیرِ اثر اولاد کی اکثریت ماں کے مقابلہ میں بیوی کو زیادہ اہمیت دے کر احسان فراموشی کی مرتکب ہو رہی ہے۔ ماں کی ضروریات کا اتنا خیال نہیں ہوتا جتنا بیوی یا اولاد کا ہوتا ہے۔

7 - انسان دوست کو قریب کرے : وَاَدْنٰی صَدِیْقَهٗ

- آج ہماری اکثریت والدین کی نسبت دوستوں کو زیادہ خیر خواہ سمجھتی ہے اور اُن کے ساتھ زیادہ وقت گزارتی ہے۔ دنیادار دوست انسان کی عاقبت کے درپہ ہوتے ہیں اور روزِ قیامت انسان فریاد کرے گا

یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ / ہائے میری شامت ۔۔۔ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا / کاش میں فلاں کو دوست نہ بناتا (الفرقان: 28)۔

8 - انسان اپنے باپ کو دور کرے : وَاَقْصٰی اَبَاهُ

- آج والد کو فرسودہ خیالات کا حامل اور دشمن سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے"۔

9 - مسجدوں میں شور : وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ

- مل کر کورس کے انداز میں نعتیں اور درود وسلام پڑھنا اور تقاریر کے دوران نعرے بلند کرنا، مسلکی بنیادوں پر جھگڑوں کے دوران شور شرابا کرنا معمول بن چکا ہے۔

10 - قبیلہ کے سردار فاسق لوگ بن جائیں گے : وَسَادَ الْقَبِیْلَةَ فَاسِقُهُمْ

- برادریوں اور خاندانوں میں حرام خور مالداروں کی عزت کی جاتی ہے۔ متقی اور دین دار لوگوں کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ برادری کی نمائندگی کے لئے ایسے افراد کو چنا جاتا ہے جو جائز یا ناجائز ذرائع سے برادری کے مسائل حل کرا سکیں۔

11 - گھٹیا لوگ قوم کے سردار ہو جائیں : وَكَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ

- اپنی قوت، دھونس دھاندلی، ہارس ٹریڈنگ کے ذریعہ لٹیرے اور بدکردار لوگ اقتدار پر قابض ہیں۔

12 - انسان کی عزت اس کے خوف کی وجہ سے کی جائے : ، وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ

- آج معاشرے میں ایسے عناصر ہیں کہ جن سے انسان کی جان، املاک اور عزت خطرے میں ہے لہذا ڈر کی وجہ سے ایسے سرداروں جاگیرداروں اور قائدین کی عزت کی جاتی ہے۔ کیوں کہ لیڈر اغوا کرا لیتے ہیں اور بھاری رقوم کا مطالبہ کرتے ہیں۔

13 - گانے بجانے والوں اور آلاتِ موسیقی کی کثرت : وَظَهَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ

- ہمارے اپنے معاشرے میں میراثیوں کی کمی نہیں لیکن بھارت سے بالخصوص اور دیگر ممالک سے بالعموم ثقافتی طائفے آتے رہتے ہیں۔ آج یہ میراثی ہماری نوجوان نسل کے آئیڈیل ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں موسیقی کے آلات توڑنے آیا ہوں۔ آج نعتوں کو موسیقی کے ساتھ گانوں کے انداز میں پڑھا جا رہا ہے جس سے نعت کا تقدس ختم ہو گیا ہے۔ مساجد میں موبائلز کے ذریعہ موسیقی کا سلسلہ جاری ہے۔

14- شرابیں پی جانے لگیں : وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ

- شراب نوشی عوام میں بھی ہے اور خواص میں بھی۔

15- آنے والے لوگ پچھلے نیک لوگوں پر لعنت ملامت کرنے لگیں : وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الاُمَّةِ اَوَّلَهَا

- روشن خیالی کے نام پر اسلاف اور اُن کی روایات سے بغاوت عام ہو چکی ہے۔ انکارِ سنت کے فتنہ کی بنیاد ہی اسلاف سے بیزاری پر ہے۔

☆ اجتماعی سطح پر:- غیر اسلامی نظام (پاکستان کا ۵۸ سالہ دور...... قرآن وسنت کا نظام نافذ نہیں...... ہمارا سیاسی، معاشی اور معاشرتی نظام انگریزی ڈگر پر چل رہا ہے...... قرآن کے فتوے: المائدہ 44,45,47)

- روشن خیالی کا نعرہ: اسلام کے بجائے روشن خیال اعتدال پسندی کے گمراہ کن تصور کو پوری طاقت سے مسلط کیا جا رہا ہے...... روشن خیالی کا فلسفہ کیا ہے؟ شخصی زندگی میں بھی ابلیسی کلچر اور طاغوتی نظام اختیار کرو اور اجتماعی سطح پر بھی...... ہاں نماز روزہ کی پوری آزادی لیکن معیشت سود پر مبنی ہوگی...... تمہارا سیاسی نظام سیکولر جمہوریت پر استوار ہوگا۔

- اسلامی حکومت کے خاتمہ میں تعاون: پاکستان میں اسلام کو مسخ کرنے کے ساتھ ہم نے افغانستان کی اسلامی حکومت کے خاتمے میں بھی کلیدی کردار ادا کیا ہے...... یہ زلزلہ ٹھیک چار سال بعد اُسی تاریخ کو آیا جس تاریخ کو افغانستان میں چالیس کے قریب امریکی طیاروں نے نہتے افغان عوام پر وحشیانہ بمباری کا آغاز کیا تھا...... ہم اپنی inteligence، اپنے ہوائی اڈوں کے ساتھ امریکہ کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے۔

- طاغوت پر بھروسہ: مسلمان کا حقیقی سہارا اللہ کی ذات ہوتی ہے...... لیکن ہمارا ملجیٰ و ماوٰی وہی طاغوت ہے...... IMF,World Bank ہے......

فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِکَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَّخَسْفًا وَّمَسْخًا وَّقَذْفًا وَّاٰيَاتٍ تَتَابَعُ کَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْکُهُ فَتَتَابَعَ

تو اس زمانے میں سرخ آندھی اور زلزلوں کا انتظار کرو زمین میں دھنس جانے اور صورتیں مسخ ہو جانے اور آسمان سے پتھر برسنے کے بھی منتظر رہو اور ان عذابوں کے ساتھ دوسری اُن نشانیوں کا بھی انتظار کرو جو پے در پے اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی لڑی کا تاگہ ٹوٹ جائے اور ایک کے پیچھے ایک دانے گرنے لگیں

5- یہ عذاب لاھور، کراچی اور اسلام آباد والوں پر کیوں نہیں آیا جھاں سب سے زیادہ عیاشیاں ھوتی ھیں؟

- اب عذابِ استیصال کسی قوم پر نہیں آئے گا۔ یہ عذاب صرف اس قوم پر آتا تھا جس پر اللہ کے رسولؑ اتمامِ حجت فرما دیتے تھے۔ اب تو عذاب امت کے کسی ایک حصہ پر آئے گا تاکہ دوسرے اس سے عبرت حاصل کریں۔ ممکن ہے جن لوگوں پر یہ آفت آئی اُن کو اللہ اِس ناگہانی موت کی وجہ سے بخش دے۔ مرنا تو بہرحال سب ہی نے ہے۔ اور موٹی سی عقل رکھنے والا بھی یہ سمجھ سکتا ہے کہ اگر ایسا

زلزلہ پہاڑی علاقوں کے بجائے بڑے شہروں میں آتا تو جانی و مالی نقصان کی شرح میں خوفناک حد تک اضافہ ہو جاتا، شاید ہماری معیشت ہی تباہ ہو جاتی، اور پہاڑی علاقوں والے اپنے خلوص کے باوجود وسائل نہ ہونے کی وجہ سے اُن کی اس طرح سے امداد نہ کر سکتے تھے جس طرح شہری علاقوں نے کی ہے۔ یہ تو ہمیں اللہ نے مہلت دی ہے۔ اگر ہم نے زندگی کے شب و روز نہیں بدلے تو ہماری پکڑ اب زیادہ سخت ہوگی۔ اللہ ہم سب کو اس آفت سے سبق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

6- بچوں اور نیک لوگوں پر یہ عذاب کیوں آیا؟

- جب عذاب آتے ہیں تو اس کی لپیٹ میں نیک اور بد سب ہی آتے ہیں :

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً (انفال:25)

اور اُس عذاب سے بچو جو نہ پہنچے گا تم میں سے صرف اُن لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا

- باغ والوں کا واقعہ: اُن میں ایک نیک بھائی بھی تھا جو سمجھاتا تھا کہ اللہ کا شکر ادا کرو، لیکن جب عذاب آیا تو اُس کو بھی نقصان ہوا......

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (سورة القلم33)

ایسے ہی آتا ہے ہمارا عذاب اور آخرت کا عذاب بہت بڑا ہے کاش کے وہ جانتے

- اُم المؤمنین حضرت زینب بنت جحشؓ نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ گھبراہٹ کے عالم میں تشریف لائے اور فرمایا:
''لا الہ الا اللہ' عربوں کے شر کی وجہ سے ہلاکت قریب آ گئی ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا حصہ کھول دیا گیا ہے اور پھر آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے اور انگلی سے حلقہ بنا کر دکھایا''۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جب کہ ہمارے اندر نیک لوگ بھی ہوں گے آپ نے فرمایا ہاں جب برائی عام ہو جائے''۔ (بخاری و مسلم)

7- آخر پاکستان پر ھی اس عذاب کا نزول کیوں ھوا؟

- پاکستان میں اجتماعی اعتبار سے ہم نے تین بڑے بڑے جرائم کیے ہیں جو کسی اور ملک میں رہنے والوں نے نہیں کیے :

(i) ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا اور اسلام سے بے وفائی کی۔

(ii) شرعی عدالت نے بنک انٹرسٹ کے بارے میں تاریخی فیصلہ کیا اور ہم نے دھاندلی کے ذریعہ اُسے کالعدم قرار دے دیا۔

(iii) امریکی ایجنڈے پر سب سے زیادہ تن دہی سے پاکستان میں عمل کیا جا رہا ہے۔

- ہمارا سب سے بڑا جرم: افغانستان کی اسلامی حکومت سے بے وفائی اور اس کے خلاف امریکہ کے ساتھ بھرپور تعاون اور اس پر فخر

- 8/ اکتوبر 2001ء کو جو نقشہ افغانستان کا تھا آج ہمارا ہے......

(i) عمارتیں ملبہ کا ڈھیر، بے گور و کفن لاشیں، بڑی تعداد معذور اور زخمی

(ii) رمضان میں بھی امریکہ کی مدد جاری تھی۔ اس رمضان میں ہمارا وہی حشر ہوا

(iii) 28 ہزار مربع میل کا علاقہ پتھر اور دھات کے دور میں چند سیکنڈ میں چلا گیا

(iv) کئی بستیاں تورا بورا بن گئیں

(v) کل چار سال قبل افغانی ملبوں پر بیٹھے افسوس کررہے تھے، ان کے کئی افراد ہاتھ اور پاؤں سے معذور تھے۔ آج......

(vi) ہیلی کا پٹر خوراک گرا رہے تھے۔ آج یہاں (vii) افغانیوں کو خیمہ بستیوں سے دھکیل کر نکالا آج اپنوں کی بستیاں بن گئیں

(viii) 3 ارب ڈالر قیمت وصول کی وہ بھی قسطوں میں امریکہ سے اور اب 5 ارب ڈالر کے لئے بھیک مانگ رہے ہیں

(ix) اتنی تباہی آئی کہ 60 ہزار بم برسانے سے آتی (کراچی یونیورسٹی کی ریسرچ)......شہید تو ہوتے۔ آج ہم ہارے ہوئے جواری کی طرح کفِ افسوس مل رہے ہیں۔

- یہ عذابِ ادنیٰ ہے : وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (السجدة: 21)

اور ہم ضرور چکھائیں گے اُنہیں بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب کا مزا شاید کہ وہ لوٹ آئیں

ہمیں اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور اب تندہی سے دینی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں۔

نہیں تو پھر بڑا عذاب آئے گا :

1- پاکستان مٹ جائے گا (استحکام کی دونوں وجوہات ختم ہو رہی ہیں یعنی اسلام اور ہندو دشمنی...... بھارتی کرکٹرز اور فنکاراؤں کا شاندار استقبال) (امریکہ کی وزیر خارجہ کا بیان...... پاکستان کے مستقبل کا فیصلہ امریکہ اور بھارت کریں گے)

2- پاکستان ہندوستان کا طفیلی، دست نگر اور ایک غیر اہم سا ملک بن کر رہ جائے گا (منڈی:......بسیں چلائی جا رہی ہیں یہ تمہید ہے کہ اس کے بعد تجارتی ٹرک چلیں گے...... بھارت کی چیزیں سستی ہیں، جب مال یہاں آئے گا تو ہماری چیزوں کی value گر جائے گی پھر بھارت منہ مانگی قیمت وصول کرے گا......، پانی پر ڈیم......بگلہار ڈیم بنا رہا ہے...... پانی پر بھی قبضہ)--تو یہ کیفیت ہے اس وقت ہماری

- قومی یکجہتی بڑی خوش آئند ہے لیکن اصل کام اپنی اصلاح کا ہے جس کی طرف ہم متوجہ نہیں ہوئے۔

- وہی نمازوں سے غفلت، وہی رقص و سرور موسیقی، وہی شادیوں میں غیر شرعی......، وہی ناجائز منافع خوری، وہی ڈرامے فلمیں اور بیہودگیاں۔ اللہ ہمیں اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین